سوال

مجھے ایک رسم جسے دعائے خیر کہتے ہیں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ لڑکے اور لڑکی سے انکی رضامندی دریافت کرنے کے بعد دونوں خاندانوں کو ایک دعوت دی جاتی ہے، جس میں تمام لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ لڑکی اور لڑکے دونوں کی رضامندی سے یہ رشتہ طے پایا ہے اور پھر ان کی زندگی کےلیے دعا کی جاتی ہے۔ کیا اس میں نکاح کے فرائض پورے ہوجاتے ہیں؟ کیا یہ نکاح قرار پاتا ہے؟ کیونکہ لڑکی کا ولی موجود ہوتا ہے دونوں کی رضامندی بھی ہوتی ہے، گواہ بھی جمع ہو جاتے ہیں اور دعا بھی ہوجاتی ہے۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے نکاح میں کچھ ارکان اور شروط متعین کی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔

نکاح کے تین ارکان ہیں:

1. خاوند اور بیوی کا ہونا، کیوں کہ ان کے بغیر نکاح ممکن نہیں ہے، یہ بھی تاکید کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح ہوسکتا ہو وہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔

2. حصول ایجاب: ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو کہے کہ میں تیری شادی فلاں لڑکی سے کرتا ہوں یا اس سے ملتے جلتے کوئی الفاظ کہے۔

3. حصول قبول: قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا، مثلا: وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کوئی الفاظ۔

نکاح کی شروط درج ذیل ہیں:

1. خاوند اور بیوی کا تعین کرنا، یہ تعین نام، اشارے یا اس کی کوئی صفت بیان کرکے کیا جاسکتا ہے۔

2. خاوند اور بیوی کی رضامندی:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ (صحيح البخاري، النكاح: 5136، صحيح مسلم، النكاح: 1419).

شوہر دیدہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا، کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! (کنواری) کی اجازت کس طرح ہوگی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

3. عورت کےلیے ولی کا ہونا بھی شرط ہے۔

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لانِكَاحَ إلا بِوَلِيٍّ (سنن أبي داود، النكاح:2085، سنن ترمذي، النكاح:1101، سنن ابن ماجه، النكاح:1881) **(صحیح).**

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّما امرَأةٍ نَكَحت بغيرِ إذنِ مَوَاليها فنِكاحُها باطلٌ، فنِكاحُها باطلٌ، فنِكاحُها باطلٌ. (سنن أبي داود، النكاح:2083، سنن ترمذي، النكاح:1102) **(صحیح).**

جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

4. اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَانِكَاحَ إلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْ عَدلٍ (صحیح الجامع:7557).

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

نکاح کے وقت اس کے تمام ارکان اور شروط کا پایا جانا ضروری ہے

1. سوال میں مذکور صورت حال میں عورت کا ولی، گواہ موجود ہیں، لڑکے اور لڑکی کی رضامندی بھی ہے، لیکن ایجاب وقبول اور حق مہر نہیں ہے۔ اس لیے اگر ولی یا اس کا کوئی نائب ایجاب کروا دے اور خاوند کی طرف سے قبول ہو جائے اور حق مہر کا تعین ہو جائے، تو نکاح ہو جائے گا۔

2. دونوں خاندانوں کے افراد کو اکٹھا کر کے دعوت کا اہتمام کرنا اچھی بات ہے، لیکن اس کو باقاعدہ رسم بنا کر دعا کا اہتمام کرنا، اور اسے عقد نکاح کے لیے لازمی سمجھنا درست نہیں ہے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ